یورپ کے ادب میں بہت سے ایسے قصے لکھے گئے جو عربی قصوں سے ماخوذ ہیں جیسے حسن و محبت کی داستانیں اہل یورپ نے عرب عوام سے حضرات، قصص جن میں مذہبی اور ... وغیرہ کا انتخاب کر کے عربی ناول نگاری سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

عربی ناول نگاری نے فرانسیسی ادب کو خاص طور سے متاثر کیا ہے۔ اس لئے کہ اس زمانے میں فرانسیسی زبان میں بہت سے ایسے قصے لکھے گئے جن میں عربی قصہ نگاری کا رنگ پوری طرح غالب تھا۔ مثال کے طور پر قصہ اوکاسین اور نکولیت کو لیجئے جہاں عربی رنگ بالکل واضح ہے۔ نیز اس میں ہیرو کا نام محض تھوڑی سی تحریف کے بعد قاسم کے بجائے اوکاسین رکھ دیا گیا ہے۔

قرون وسطیٰ میں عربی زبان کے جن قصوں کا ترجمہ لاطینی زبانوں میں ہوا ان میں کلیلہ و دمنہ خاص طور سے قابل ذکر ہے، جس کی وجہ سے یہ قصے سارے یورپ میں مشہور ہو گئے اور اور حقیقت تو یہ ہے کہ کتاب "کلیلہ و دمنہ" نے پورے یورپ میں حیوانوں اور چڑیوں سے متعلق ادب کی بنیاد ڈالی۔

اسی طرح ۱۷۰۴ء میں جب پہلی بار الف لیلہ و لیلہ کا ترجمہ لاطینی زبانوں میں شائع ہوا تو بہت شہرت سے سارے یورپ میں پھیل گیا اور قارئین کے حلقے میں اس قدر مقبول ہوا کہ اس کے بعد متعدد مشرقی زبانوں سے بہت سے قصوں کے ترجمے یورپی زبانوں میں کئے گئے حتیٰ کہ یورپ کے بہت سے ادباء نے مشرقی اور عربی اسلوب کو اپنی ناولوں میں جگہ دینا شروع کر دیا، چنانچہ مستشرق (جب) نے اپنی کتاب "تراث الاسلام" میں لکھا ہے کہ "میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ اگر الف لیلہ و لیلہ نہ ہوتی تو ڈانیل ڈیفو کا شہرۂ آفاق ناول "رابنسن کروسو" ہرگز وجود میں نہیں آ سکتا تھا، اور نہ ہی سویفٹ کا سفرنامہ گلیور ہی اس قدر مقبول ہوتا۔" ——..

قسط ۲

جسٹس بشیر احمد صاحب سعید ؒ

حیات، شخصیت اور سیرت

از: محمد یوسف کوکن، پرنسپل، جامعہ عربی کالج مدراس

آپ نے ۱۹۴۷ء میں سیلون کا سفر کیا، اور وہاں سے ملایا گئے پھر ۱۹۴۸ء میں برما کا سفر کیا اور آٹھ لاکھ روپیہ نیو کالج کے لئے جمع کیا پھر ۱۹۵۸ء میں مشرقی آفریقہ گئے اور مختلف مجلسوں کا دورہ کیا اور سدرن انڈیا ایجوکیشن ٹرسٹ اور اس کے تحت بنائے ہوئے عورتوں کے کالج کے لئے بہت سا روپیہ جمع کیا، پھر ۱۹۵۹ء میں قاہرہ تشریف لے گئے اور وہاں کے وزیر تعلیم اور وزیر اوقاف اور مفتی امین الحسینی سے ملاقات کی پھر انور السادات سے بھی ملے، اور شیخ الازہر سے بھی ملاقات کی، سفیر ہند آر۔ کے نہرو نے وزیر داخلہ ہند کو تار بھیجا کہ یہاں بھی روپیہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، پھر وہ قاہرہ سے یروشلم، بیروت دمشق، بغداد، بصرہ گئے، یروشلم میں بہت سے مقدس مقامات دیکھے، عراق میں کربلا کی زیارت کی اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر بھی حاضر ہوئے بصرہ سے کویت بحرین اور قطر کے مختلف شیوخ سے ملاقات کی اور ہر جگہ عورتوں کی کالج کے لئے روپیہ وصول کیا، قطر میں شاہی مہمان رہے شاہ قطر نے ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا، بیروت سے کراچی ہوتے ہوئے ۲ر فروری ۱۹۵۹ء کو مدراس پہنچے، مئی جون ۱۹۶۰ء میں فریضۂ حج ادا کیا، شاہ فیصل سے ملاقات کی اور انھیں توجہ دلائی کہ ہندوستانی عربی طلبہ کو سعودی مملکت کی یونیورسٹیوں میں مزید عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش پیدا کی جائے شاہ فیصل نے کہا ہم ضرور اس کا انتظام کریں گے،